وصیّت نامہ منظومہ

حضرت شاہ محمد رمضان شہید حنفی۔ قادری۔ مہمی قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت ختم المرسلین،
عرض کرتا ہے کلام صالحین

میرے مرشد کا ہے یہ پیارا کلام
نظم کرکے مَیں سُناتا ہوں تمام

تھی وصیّت مجھ کو مرشد نے یہ کی
تم بھی سُن لو یہ نصیحت اے اخی

یعنی جو تم سے ملے سمجھائیو،
بات حق کہنے سے مت شرمائیو

تین باتوں کو ہمیشہ رکھنا یاد،
بھولنا ہرگز نہ اے عالی نژاد

تم کو دے تعلیم جو تیرا بڑا
اس کو لینے سے نہ مُنہ کو موڑنا

خالق و مخلوق کا کیجو ادب
تا ہو تجھ پہ اور زیادہ فضلِ ربّ

اپنے رتبہ پر نہ اترانا کبھی،
ہے تواضع ہی نشانی بزرگ کی

دل میں رکھنا اپنے ہر دم خوفِ ربّ
جان حاضر اور ناظر روز و شب

جس قدر گزرے ہیں سلفِ صالحین
پیشوا تو ہادیٔ دینِ متین،

یعنی حضرت سرورِ عالی نسب
آل اور اصحاب اُن کے سب کے سب

اولیائے اُمّتِ احمد نبیؐ
ہے مناسب اُن کی کرنا پیروی

بدعت سے کرو پرہیز تم
تا نہ کر بیٹھو رہِ مقصود گُم،

مذہب سنّت جماعت پر رہو
تاکہ مرتے وقت ایماں سے مرو

بعد قرآں مانو فقہ اور حدیث
اس سے جو ہو منحرف ہے وہ خبیث

باجماعت تم پڑھو دائم نماز
تاکہ ہو جائے دَرِ مقصود باز

جو ہو جاہل شرع سے باہر فقیر
مت بنانا اُس کو ہرگز اپنا پیر

پاس بھی جا کر نہ اُس کے بیٹھنا
دین کو اپنے بچانا دیکھنا

ہے امامت گرچہ سنتِ احمدیؐ
پر نہ اپنی چاہ سے کیجو کبھی

اپنی شہرت سے سدا کرنا حذر
ہے مصیبت اور آفت کا یہ گھر

نام کو اپنے چھپا جتنا بھی ہو
مت بنا قیدی کسی کا اپنے کو

شاہدی محضر پہ لکھوا نام مت
محکمہ دربار سے رکھ کام مت

جو تجھے مقدور ہو دیدے مگر
ضامنی ہرگز کسی کی تو نہ کر

چھ جنوں کی دوستی کو چھوڑ دے
دین و دُنیا کی نہ ذلت مول لے

ایک عورت دوسرے طفلِ حسین
صحبتِ درویش کے لائق نہیں

بادشاہ یا مالدار و بد عتی
رافضی ہو جو کوئی یا خارجی

سب کی صحبت سے حذر واجب حذر
دیدہ و دانستہ نادانی نہ کر

مت بنا تکیہ مکان و خانقاہ
درد سر ہے مفت کا یہ خواہ مخواہ

کنجِ تنہائی میں اپنے بیٹھ کر
بے ریائی سے خدا کو یاد کر

راگ سُننے سے بھی بچنا چاہیئے
آگ ہے اس میں نہ جلنا چاہیئے

شوق ہے گر راگ سُننے کا عزیز
سیکھ لے پہلے کسی سے جا تمیز

ورنہ تو گمراہ ناحق ہوئے گا
عمر بھر پچھتائے اور روئے گا

ہنس نہ قہقہہ مار کر اے نیک دل
قلب ہو جائے گا تیرا مضمحل

اپنے سے غیروں کو مت سمجھو حقیر
کیونکہ یہ ہرگز نہیں شانِ فقیر

صاف ہو لیکن ہو سادہ سب لباس
زیب و زینت کو پھٹکنے دو نہ پاس

مت جھگڑا مخلوق سے مت کر سوال
اور سے خدمت نہ لے اے خوش خصال

کر فقیروں کی سدا خدمت پسر
ان کے فعلوں پر نہ کر مطلق نظر

اپنے فعلوں کا وہ دیں گے خود جواب
تجھ کو خدمت کا تیری ہوگا ثواب

ہاں مگر افعالِ بد کی پیروی
ہے نہیں لازم تمہیں کرنی کبھی

اپنے ایمان کی حفاظت ہے ضرور
پیر کی اپنے اطاعت ہے ضرور

وار دُنیا میں نہ تم مسرور ہو
چاہیئے دِل غم سے سب بھرپور ہو

جسم بیمار۔ آنکھیں گریاں روز و شب
خالصاً للہ ہوں اعمال سب

مانگ جب مانگے دُعا رو رو کے تُو
کر خدا سے مغفرت کی آرزو

نہ تو پہن بودے پرانے پارچات
کر حذر ریشم سے اے عالی صفات

فقر کی دولت کو کافی جان لے
چھوڑ سب کچھ نعمتِ ایمان لے

مفلسی کا غم نہ کر اے جانِ مَن
بیٹھ کر مسجد میں کہو رنج و محن

کھا نہ ہرگز جو کہ ہو لُقمہ حرام
بھوک سے گو کام ہو تیرا تمام

دِل نہ ہو جب تک غنی شادی نہ کر
نفس کو قابو میں رکھ مقدُور بھر

نفس بے قابو لگے ہونے اگر
پھر نہ شادی میں ذرا بھی دیر کر

تاکہ غالب ہو نہ شیطانِ لعین،
نیکیاں ضائع نہ ہو جائیں کہیں

شرع کے موافق ہیں جو احکامِ پیر
ماننا واجب ہے اُن کو بے نکیر

گر نظر آتا ہو تم کو صاف صاف
فعل مرشد کا شریعت کے خلاف

جان لیجو ہے یہ غلبہ حال کا،
پیَروی اس کی نہیں کرنا روا،

امر بالمعروف تو جو کچھ کرے
ہے مناسب پہلے خود عامل بنے

ورنہ غیروں کو نصیحت کی اگر
خود رہے اندر فضیحت سر بسر

اُس نصیحت سے بھلا کیا فائدہ
اجر اُس کا کیا خدا سے پائے گا

بن نمونہ تو مریدوں کے لیئے
تا ریاضت کی اُنہیں رغبت بڑھے

گر کسی کامل کے آگے جانِ من
تُم سے سرزد ہو کوئی بیجا سخُن

اِک نصیحت اور کرتا ہوں تجھے،
یاد رکھ اور خوب پلّے باندھ لے

دِل میں طمع کا نہ رکھیو تو نشاں
ہے ترقی کا یہ مانع بے گماں،

مت مریدوں سے کبھی کیجو سوال
اپنے آقا سے کہیو اپنا حال،

کر نہ کثرت پر مریدوں کے غرور
خطرۂ شیطاں ہے یہ کر اس کو دُور

گر تیرے شہر و محلے کا کوئی — یا مریدوں میں (ہو) کوئی آدمی

جا کسی سے اور ہو جائے مُرید — کچھ نہ کیجو رنج اے مردِ فرید

پیر کو بھی اُس کے مت کہیو بُرا — بلکہ دل سے کیجیو شکرِ خدا

کیونکہ تیرے سر پہ جتنا بوجھ تھا — ایک حصہ اس میں سے کم ہو گیا

ہر کس و ناکس کو کرینا مُرید — فعل لا حاصل ہے اے مرد حمید

کر مُرید اُس کو جو ہو خوش اعتقاد — تاکہ پالے جلد وہ اپنی مراد

تنگ کیجو مت مریدوں کو کبھی — جا کے بہرِ نذر و نیازِ دنیوی

خود بخود دے کوئی کچھ آ کر ۔ اگر — کر قبول اُس کو خوشی سے رد نہ کر

ہے یہی سنت رسول اللہ ﷺ کی — سر بسر واجب ہے اس کی پیروی

یا غلط کاری تری اظہار ہو — تُو نہ اڑنے کے لئے تیار ہو

کیونکہ ہے انسان پُتلا سہو کا — کون ہے جو نہیں بھولا بھلا

مان لیجو بس معاً اپنا قصور — عذر کیجو عجز سے اے ذی شعور

اپنے خالق سے سدا شرمائیو — ڈر مریدوں کا نہ دل میں لائیو

فیضِ کامل سے نہ ہوتا بے نصیب — مان لے میری نصیحت اے حبیب

تجھ سے بیعت گر کوئی آ کر کرے — پہلے اس کی قابلیت جانچ لے

اُس کی جس قدر آئے نظر — اس کے موافق اس کو تُو آگاہ کر

دے نہ استعداد سے زائد کبھی — ہضم کرنے کو نہیں ہوتا ہے گھی

دستگیری جس قدر بھی کر سکو — تم مُریدوں کی یہاں کرتے رہو

یعنی اپنے سب مریدوں کو سدا — تُو سناتا رہیو احکامِ خدا

اُن کے باطن میں جو پائے تو مرض — کیجیو اس کا مداوا بے غرض

مت لحاظ اس میں کسی کا کیجیو — خواہ ادنیٰ یا کہ اعلیٰ کوئی ہو

دسترس سے ہو اگر تیرے بعید — صاف کہہ دے اس کو لے میرے مُرید

جا کسی کامل کو جا کر ڈھونڈھ لے — جو ترے امراض کی دارو کرے

میرے پاس اتنا ہی تھا حصہ ترا   اور ہے بس اب خدا دلوائیگا

جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے   سوائے اللہ کے کسی میں کچھ طاقت نہیں

جو ہو جاہل شرع سے باہر فقیر   مت بنانا اُس کو ہرگز اپنا پیر

پاس بھی جا کر نہ اُس کے بیٹھنا   دین کو اپنے بچانا دیکھنا

راہ بدعت سے کرو پرہیز تم   تا نہ کر بیٹھو رہِ مقصود گم

کُنجِ تنہائی میں اپنے بیٹھ کر   بے ریائی سے خدا کو یاد کر

ابن ماجہؒ نے طبرانی نے روایت کیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ سات گروہ ہیں۔ کہ اُن کو حق تعالیٰ اپنی خاص رحمت میں لے گا۔ اور اُن کو سایہ عرش اُس دن ملیگا۔ جس دن کسی کو سایہ عرش میسر نہ ہوگا۔

(۱) جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔ اور اپنے گناہوں کو یاد کرکے روتا ہے (۲) حاکم عادل (۳) جوانی میں عبادت کرنے والا (۴) مسجد سے محبت رکھنے والا۔ یعنی جماعت سے پنجگانہ نماز پڑھنے والا (۵) اور جس کا مسجد کے سوا دوسری جگہ دل نہ لگتا ہو (۶) جو مسلمان سے محبت اور کافروں بدکرداروں سے نفرت خالصاً للہ رکھتا ہو۔ (۷) وہ جوان مرد یا عورت خوبصورت جس کو کوئی مالدار مرد یا عورت بغرض بدکرداری بلادے۔ اور وہ اللہ کے خوف سے اپنے کو بچا دے۔ خود اپنے ہاتھ سے خیرات دے۔ اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ ان لوگوں کا اللہ کے خاص دوستوں کے ساتھ حشر ہوگا۔

کہ اگر بیعت کرے تو دیکھ کر   کھیل اس کو مت سمجھ اے بے خبر

پیر ہیں اکثر تو بالکل نام کے   ہیں نہ دُنیا کے نہ دین کے کام کے

بعض ہیں پُتلے ریا کے سربسر   کاکلیں چھوڑے ہوئے ہیں تا کمر

صوف میں لپٹے ہوئے ہیں کُل کے کُل   مجلسوں میں ہیں مچاتے شور و غُل

یہ درندے بکریوں کی کھال میں   جاہلوں کو ہیں پھنساتے جال میں

ہیں بظاہر بعض بالکل راستباز   رکھتے ہیں ابلیس سے پر سازو باز

ہیں ولی کے بھیس میں شیطاں چھپے   ہاتھ میں شیطان کے مت ہاتھ دے

جیسے طالب ویسے ہی مطلوب ہیں   یہ ہیں جاہل اور وہ مسلوب ہیں

اس طریقے میں پر کذّاب ہیں   چاہیئے لوگ اُن سے بھی بچ کر رہیں

خود یہ فرماتا ہے قرآن شریف   طالب و مطلوب دونوں ہیں ضعیف

شیخ گر مِلتا نہیں ہے متقی
اہلِ دل اور تابع شرع نبیؐ

کیوں ہُوا ہے لغو اسموں کا اسیر
کیا نہیں کافی تجھے قرآنِ پیر

کیا نہیں کافی تجھے اُس کی حدیث
بھاگتا تھا جس سے شیطانِ خبیث

کیا نہیں شافع تجھے کافی رسولؐ
ڈھونڈھتا ہے کیوں شفاعاتِ فضول

کیا ولی اور کیا نبی اور کیا اِمام
کیا شہیدِ راہِ حق شیخ انام

الغرض ہیں جس قدر چھوٹے بڑے
نفسی نفسی سب پکاریں گے کھڑے

سب اُسی نوشہ کی دیکھیں گے طرف
جس کو ہے اِلّا باذنہ کا شرف

شان میں جس کی ہے مازاغ البصر
صاحب لَوانّا خیر البشر

تھا خیال قوم جس کو تا حیات
اور زباں پر اُمتی وقتِ وفات

روزِ آخر حشر کے میدان میں بھی
وہ کہیگا اُمتی آہ اُمتی

اُس کی اُمت کا جو ہوگا وردمند
ہے وہی سنت کی اُس کی پائے بند

اس طریقہ میں بھی پر کذاب ہیں
چاہیئے لوگ اُن سے بھی بچکر رہیں